سورة النحل

آیات ٥١ - ٦٥

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ
فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ۚ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۙ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ
فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا
كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ
وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۚ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي
التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٥٩﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٠﴾
وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ
اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ
الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ
قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾

سُورَةُ النَحل

مكية

آيات 128

أَتَىٰٓ أَمْرُ ٱللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَـٰنَهُۥ وَتَعَـٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ①

سورت کا مرکزی مضمون : توحید کا اثبات اور شرک کی نفی (اسلام کے بنیادی عقائد یعنی اللہ کی الوہیت، حاکمیت، وحی الٰہی، بعث بعد الموت کا عقیدہ، رسول کی دعوت کو نہ ماننے کے نتائج پر تنبیہ و فہمائش اور حق کی مخالفت پر زجر و توبیخ)

آیات 1 تا 21

توحید (خالقیت، ربوبیت، اور قدرت) کے تکوینی اور عقلی دلائل

آیات 22 تا 34

مشرکین (مستکبرین) کے خلاف فردِ جرم — دنیا و آخرت میں ان کی جزا

آیات 35 تا 40

مشرکین کی بعض گمراہیوں اور باطل نظریات کا تذکرہ اور اُن کی تردید

آیات 41 تا 60

مومنین کو ہجرت کی بشارت و جزا، مشرکین کو ان کی سرکشی پر تہدید و وعید اثباتِ توحید اور تردیدِ شرک کے دلائل

آیات 61 تا 65

نزولِ قرآن کی حکمتوں کی وضاحت مشرکین کو تنبیہ - اللہ کی دی گئی مہلت کا وقت ہرگز آگے پیچھے نہیں ہوتا

آیات 66 تا 83

اثباتِ توحید و آخرت اور شرک کی تردید کے مزید دلائل - اللہ کی بے شمار نعمتوں اور مشرکین کا ان نعمتوں کا کفران

آیات 84 تا 89

مناظرِ قیامت سے مشرکین اور منکرینِ آخرت کو تخویف — رسول کی امت پر دعوت پہنچا دینے کی گواہی

آیات 90 تا 95

ہدایاتِ ربانی -(عدل، احسان، قرابت داری کی ہدایت - بے حیائی، برائی اور ظلم کی ممانعت)-ایفائے عہد کی تاکید

آیات 96 تا 105

حق پہ ثابت قدمی دنیا و آخرت میں بہترین صلے کا باعث، قرآن سے اخذ ہدایت کی راہ میں شیطان رکاوٹ - اس کے شر سے بچو

آیات 106 تا 111

حق کے راہیوں کو صبر و استقامت کی تلقین اسلام سے برگشتہ ہونے والے کو سخت وعید اہل ایمان کو ہجرت کا اشارہ اور اس کا اجر

آیات 112 تا 119

قریشی قیادت کو ایک تمثیل کے ذریعے سے کفرانِ نعمت کی سزا کی تنبیہ توحیدِ حاکمیت۔(خود حلال و حرام نہ ٹھہراؤ)

آیات 120 تا 124

سیرت ابراہیمؑ سے توحید اور شکر پر استدلال ابراہیمؑ اپنی ذات میں خود ایک امت قریش کو ابراہیمؑ کے راستے پر چلنے کی ہدایت

اختتامیہ (آیات 125 تا 128) : مسلمانوں کو حکمت و موعظت کے ساتھ دعوت کی ہدایت، صبر و استقامت کی تلقین، صبر و استقامت کے حصول کا ذریعہ تعلق باللہ ہے، مکر اور سازشوں سے دل شکستہ نہ ہونے کی ہدایت

وَقَالَ اللّٰہُ لَا تَتَّخِذُوۡۤا اِلٰـہَیۡنِ اثۡنَیۡنِ ۚ اِنَّمَا ہُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِیَّایَ فَارۡہَبُوۡنِ ﴿۵۱﴾ وَلَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَلَہُ الدِّیۡنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَیۡرَ اللّٰہِ تَتَّقُوۡنَ ﴿۵۲﴾

وَقَالَ اللّٰہُ لَا تَتَّخِذُوۡۤا - اور فرمایا اللہ نے کہ مت بناؤ

اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذٌ : بنانا (١٧)

اِلٰـہَیۡنِ اثۡنَیۡنِ - دو معبود

اِلٰہَیْن ، اِلٰہٌ کا تثنیہ (Dual)

اِنَّمَا ہُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ - در حقیقت وہ تو بس ایسا معبود ہے جو ایک ہی ہے

فَاِیَّایَ فَارۡہَبُوۡنِ - پس تم صرف مجھ ہی سے ڈرو

لفظ "اِیّا" کے اپنے الگ کوئی لغوی معنی نہیں، کسی ترکیب میں یہ حصر (محدودیت) کا مفہوم دیتا ہے، جیسے یہاں "صرف" کے معنی میں

رَھَبَ یَرْھَبُ ، رَھَبًا وَ رَھْبَۃً - ڈرنا

اردو میں : راہب، راہبانیت

وَلَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ - اور اسی کا ہے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے

وَلَہُ الدِّیۡنُ - اور اس کے لیے ہی ہے نظامِ اطاعت و شریعت

دِیْن نظامِ حیات، غلبہ واقتدار، حکمرانی و فرمانروائی، اطاعت، شریعت، قانون، عمل، بدلہ

وَاصِبًا - قائم رہنے والا (ہمیشہ)

وَصَبَ یَصِبُ ، وُصوبًا زائل نہ ہونا (ہمیشہ دوام کے معنی میں

اَفَغَیۡرَ اللّٰہِ تَتَّقُوۡنَ - تو کیا پھر تم غیر اللہ سے ڈرتے ہو؟

وَمَا بِكُمْ مِّنْ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ٙ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ - اور جو تمہیں حاصل ہے کوئی نعمت

فَمِنَ اللّٰهِ - سو وہ اللہ ہی کی عطا کردہ ہے

ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ - پھر جب پہنچتی ہے تمہیں تکلیف

مَسَّ يَمُسُّ ، مَسٌّ : چھونا

الضُّرُّ : کوئی تکلیف، دکھ

فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ - تو اس کی طرف ہی تم فریاد کرتے ہو (ج أ ر)

جأَرَ يَجأَر ، جُؤَارًا : گڑگڑانا، آہ وزاری کرنا

(وحشی جانوروں کی آواز- تکلیف کے وقت)

ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ - پھر جب دور کرتا ہے وہ تکلیف تم سے

كَشَفَ يَكْشِفُ ، كَشْفًا : دور کرنا

اردو میں : کشف، منکشف، اکتشاف، کاشف

اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ - تو یکایک ایک گروہ تم میں سے

بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ - اپنے رب کے ساتھ شریک بنانے لگتا ہے

لِيَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ - نتیجتاً وہ ناشکری کرتے ہیں اس کی جو ہم نے انہیں دیا

فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ - پس فائدہ اٹھالو پھر عنقریب تم جان لوگے

تَمَتَّعَ يَتَمَتَّعُ ، تَمَتُّعًا : فائدہ اٹھانا (۷)

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰـهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا
بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ
فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾

اللہ کا فرمان ہے کہ "دو خدا نہ بنالو، خدا تو بس ایک ہی ہے، لہٰذا تم مجھی سے ڈرو، اللہ کا فرمان ہے کہ "دو خدا نہ بنالو، خدا تو بس ایک ہی ہے، لہٰذا تم مجھی سے ڈرو، تم کو جو نعمت بھی حاصل ہے اللہ ہی کی طرف سے ہے پھر جب کوئی سخت وقت تم پر آتا ہے تو تم لوگ خود اپنی فریادیں لے کر اُسی کی طرف دوڑتے ہو، مگر جب اللہ اس وقت کو ٹال دیتا ہے تو یکایک تم میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو (اس مہربانی کے شکریے میں) شریک کرنے لگتا ہے، تاکہ اللہ کے احسان کی ناشکری کرے اچھا، مزے کرلو، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا

Allah has commanded: "Do not take two gods; for He is but One God. So fear Me alone."

His is whatever is in the heavens and the earth, and obedience to Him inevitably pervades the whole universe. Will you, then, hold in awe any other than Allah?

Every bounty that you enjoy is from Allah; and whenever any misfortune strikes you, it is to Him that you cry for the removal of your distress. But as soon as He removes the distress from you, some of you associate others with their Lord in giving thanks, that they may show ingratitude for the bounties We bestowed upon them. So enjoy yourselves for a while, soon you will come to know (the truth).

محمد اقبال

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰـهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْــَٔــرُوْنَ ﴿۵۳﴾

توحید کی حقیقت پر اللہ تعالیٰ کی شہادت

- گذشتہ آیات میں یہ بات متفرق دلائل سے ثابت کی گئی کہ توحید اس کائنات کی اصل حقیقت ہے۔ شرک ایک عارضہ ہے جو کم علمی، کم عقلی یا دل و دماغ کے بگاڑ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر اس کی تائید میں کائنات کی ایک ایک چیز کا حوالہ دیا کہ دیکھو وہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور اِلٰہ ہوتا یا کوئی اور خدا ہوتا تو کائنات میں کہیں اس کی بندگی ہوتی ہوئی نظر آتی۔
- اس کے بعد اللہ نے حاکمانہ شان سے یہ حکم دیا ہے کہ دو معبود نہ بناؤ۔ جب تم نے دلائل سے یہ بات سمجھ لی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں تو پھر کسی دوسرے اِلٰہ کا تصور اور عقیدہ انتہائی حماقت ہے، تو اس حماقت سے رک جاؤ اور پھر اس حکم کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی شہادت بھی ریکارڈ کروائی ہے کہ یاد رکھو اور اس میں کوئی شبہ ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ایک اِلٰہ ہے
- اگر آدمی کو اس بات کا صحیح ادراک ہو جائے کہ خدا ہی انسان کا اور تمام موجودات کا خالق و مالک ہے۔ اسی پر اس کی زندگی کا سارا دار و مدار ہے تو اس ادراک کے لازمی نتیجہ کے طور پر جو کیفیت آدمی کے اندر پیدا ہوتی ہے اسی کا نام تقویٰ ہے
- **اللہ کی اطاعت** پر اس پورے کارخانہ ہستی کا نظام قائم ہے کائنات میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ملک ہے یعنی سب اس کے مملوک ہیں اور وہ سب کا آقا ہے۔ اسی طرح دنیا میں ہر چیز اس کی مخلوق ہے۔ وہ سب کا خالق ہے۔ جب دنیا کی ہر چیز اس کی مملوک اور اس کی مخلوق ٹھہری تو یہ بات خود بخود اس سے نکلی کہ دنیا کی ہر چیز پر اس کی اطاعت لازم ہے
- **توحید کی انفسی دلیل**۔ یہاں توحید کی ایک صریح شہادت کا ذکر جو انسان کے نفس میں موجود ہے، سخت مصیبت کے وقت جب تمام من گھڑت تصورات کا زنگ ہٹ جاتا ہے تو تھوڑی دیر کے لیے تمہاری اصل فطرت ابھر آتی ہے جو اللہ کے سوا کسی الٰہ، کسی رب، اور کسی مالک ذی اختیار کو نہیں جانتی۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اصل فطرت کے اندر صرف ایک ہی خدا کا شعور ہے

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔــلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٥٨﴾

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ -اور وہ بناتے ہیں جن کے لیے وہ نہیں جانتے

نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ - حصہ اس میں سے جو ہم نے انھیں دیا ہے

نَصِيْب : حصہ (مقرر شدہ حصہ)

تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔــلُنَّ - اللہ کی قسم، تم سے لازماً پوچھا جائے گا

تَ : حرفِ قسم

سَاَلَ يَسْئَلُ ، سُؤَالًا : سوال کرنا

عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ - اس کے بارے میں جو تم جھوٹ گھڑتے تھے

اِفْتَرٰى يَفْتَرِىْ ، اِفْتِرَآءٌ : جھوٹ گھڑنا (VIII)

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ - اور وہ بناتے ہیں اللہ کے لیے بیٹیاں

بَنٰت ، بِنْت کی جمع (بیٹیاں)

سُبْحٰنَهٗ - پاک ہے اللہ (اس سے)

وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ - اور ان کے لیے وہ ہے جو وہ چاہتے ہیں

(ش ھ و) اِشْتَهٰى يَشْتَهِىْ ، اِشْتِهَآءٌ : چاہنا (VIII)

اردو میں : اشتہاء (بھوک)، شہوانی، شہوت

وَاِذَا بُشِّرَ - اور جب خوشخبری دی جاتی ہے

بَشَّرَ يُبَشِّرُ ، تَبْشِيْرًا : خوشخبری دینا (II)

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔــلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٥٨﴾

اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى - ان میں سے کسی کو بیٹی کی

اُنْثٰی : عورت، لڑکی (بیٹی)

اردو میں : مؤنث، تانیث

ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا - تو ہو جاتا ہے اس کا چہرہ سیاہ

ظَلَّ یَظِلُّ ، ظَلًّا و ظُلُوْلًا : ہونا، ہو جانا، رہنا (دن بھر)

وَجْه : چہرہ

(س و د) اِسْوَدَّ یَسْوَدُّ ، اسْوِدَادًا : رنگ سیاہ پڑنا- (IX) (باب اِفْعِلَال)

اردو میں : اسود، سویدا، مسّودہ

وَّهُوَ كَظِيْمٌ - اور وہ غم سے بھرا ہوا ہوتا ہے

كَظَمَ یَکْظِمُ ، كَظْمًا : غم سے بھرا ہونا

كَظِيْمٌ : غم سے بھرا ہوا

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ - وہ چھپا پھرتا ہے لوگوں سے

(و ر ي) تَوَارٰی یَتَوَارٰی ، تَوَارِیٌ : اپنے آپ کو چھپانا (VI)

اردو میں : وراء ، ماوراء

مِنْ سُوْۗءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ - اس بری خبر سے جو اسے سنائی گئ

اَيُمْسِكُهٗ - (سوچتا ہے) کیا روک لے اس کو

اَمْسَكَ یُمْسِكُ ، اِمْسَاكٌ : روکنا، تھامنا (IV)

اردو میں : امساك (رکنا، بندش)، ممسک (کنجوس)

عَلٰي هُوْنٍ - ذلت کے باوجود

هانَ یَهون ، هُونًا : حقیر ہونا

هُون : ذلت۔رسوائی۔خواری

اردو میں : توہین، اہانت

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾

اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ - یا دبادے اس کو مٹی میں

دَسَّ يَدُسُّ ، دَسًّا و دَسِيْسًا : چھپانا، دفن کرنا، گاڑنا

اردو میں : دَسِیسَہ کاری (فریب، دھوکہ)

تُرَاب: مٹی

اَلَا - دیکھو تو (خبردار)

اَلَا: کلمہ تنبیہ

سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ - کتنا برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں

سَاءَ : فعلِ ذم (ایسا لفظ جس سے کسی شئے کی برائی یا مذمت بیان کی جائے)

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ - اور ان لوگوں کے لیے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر

مَثَلُ السَّوْءِ - برائی کی صفت (بری مثال / صفت)

مَثَل : مثال

وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى - اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اعلیٰ ترین صفات

اَلْاَعْلٰى : عُلُوٌّ ، سے افعل التفضیل کا صیغہ، سب سے اعلیٰ

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ - اور وہی ہے زبردست، بڑی حکمت والا

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٥٧﴾
وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۚ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى
التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٥٩﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٠﴾

یہ لوگ جن کی حقیقت سے واقف نہیں ہیں اُن کے حصے ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے مقرر کرتے ہیں خدا کی قسم، ضرور تم سے پوچھا جائے گا کہ یہ جھوٹ تم نے کیسے گھڑ لیے تھے؟ یہ خدا کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں سبحان اللہ! اور اِن کے لیے وہ جو یہ خود چاہیں؟ جب اِن میں سے کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی خوش خبری دی جاتی ہے تو اُس کے چہرے پر کلونس چھا جاتی ہے اور وہ بس خون کا سا گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے، لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے کہ اِس بری خبر کے بعد کیا کسی کو منہ دکھائے سوچتا ہے کہ ذلت کے ساتھ بیٹی کو لیے رہے یا مٹی میں دبا دے؟ دیکھو کیسے برے حکم ہیں جو یہ خدا کے بارے میں لگاتے ہیں، بری صفات سے متصف کیے جانے کے لائق تو وہ لوگ ہیں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے رہا اللہ، تو اُس کے لیے سب سے برتر صفات ہیں، وہی تو سب پر غالب اور حکمت میں کامل ہے

محمد اقبال

وَ يَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَ يَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ
سُبْحٰنَهٗ ۙ وَ لَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ۚ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ
سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ
السَّوْءِ ۚ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾

They set apart for those, whose reality they do not even know, a portion of the sustenance We have provided them. By Allah, you will surely be called to account for the lies that you have invented!
They assign daughters to Allah - glory be to Him - whereas they assign to themselves what they truly desire!
When any of them is told about the birth of a female his face turns dark, and he is filled with suppressed anger, and he hides himself from people because of the bad news, thinking: should he keep the child despite disgrace, or should he bury it in dust? How evil is their estimate of Allah!
Those who do not believe in the Hereafter deserve to be characterized with evil attributes whereas Allah's are the most excellent attributes. He is the Most Mighty, the Most Wise.

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا
سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾

شرک کا دہرا گھناؤنا پن (شرک کا نظریاتی فساد)

- عقائد کے بارے میں انسان کا فکری انتشار اور فساد صرف عقائد کے حدود تک ہی محدود نہیں رہا کرتا بلکہ یہ زندگی کے پورے طور طریقوں اور رسم و رواج میں سرایت کر جاتا ہے۔
- دور جاہلیت کے عرب یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ کی بیٹیاں ہیں یعنی فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ لیکن ان کی اپنی حالت یہ تھی کہ وہ اپنے گھر میں بیٹی کی ولادت کو بہت ہی برا خیال کرتے تھے۔ ان کے خیال میں بیٹیاں اللہ کے لیے ہیں اور وہ چونکہ بیٹوں کو پسند کرتے ہیں اس لیے بیٹے ان کے ہیں۔
- یہ شرک کی انتہائی گراوٹ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے اس کے لیے بیٹیاں ثابت کرنے لگتا ہے۔
- ان کے اس نظریاتی فساد ہی کی وجہ سے ان کے ہاں یہ رسم بد پڑ گئ کہ وہ بیٹیوں کو زندہ در گور کر دیتے تھے یا اگر زندہ رکھ لیتے تو ان کو نہایت ہی ذلت، بد سلوکی اور کم تر درجے میں رکھتے اور ان کو حقارت کی نظر سے دیکھتے۔ ان کا خیال تھا کہ لڑکیوں کی وجہ سے ان کو خفت اٹھانی پڑے گی اور ان کی مالی حالت گر جائے گی کیونکہ عورتیں نہ جنگ کر سکتی ہیں اور نہ بہت زیادہ کمائی کے لائق ہوتی ہیں۔ بعض اوقات لوٹ مار اور ڈاکے میں عورتوں کو باندیاں بنا کر لے جاتے تھے یا وہ خاندان پر بوجھ بن جاتی تھیں۔ یوں خاندان کی مالیات پر بوجھ ہوتیں، اس لیے وہ انھیں پسند نہ کرتے۔

اسلام میں بیٹیوں کا مقام اور مرتبہ (آگے تفصیلی ضمیمہ)

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝٦١

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ - اور اگر پکڑے اللہ

اَخَذَ يُؤَاخِذُ ، مُؤَاخَذَةٌ : پکڑنا (III)

النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ - لوگوں کو ان کے ظلم کے سبب

مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ - تو نہ باقی چھوڑے زمین پر کوئی جاندار

دَآبَّةٍ : چلنے والا (جاندار)

وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ - لیکن مہلت دیتا ہے

اَخَّرَ يُؤَخِّرُ ، تَاْخِيْرٌ : دیر کرنا، ڈھیل دینا (II)

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى - وہ ان کو ایک وقت مقرّر تک

اَجَل : ایک وقت

مُّسَمًّى : موسوم کیا ہوا (مقررہ)

اردو میں : اسم، مسمی، تسمیہ، موسوم

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ - پھر جب آجاتا ہے ان کا وقت (مقرر)

لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً - تو نہ ہوں گے وہ لوگ پیچھے ایک گھڑی بھر

اِسْتَاْخَرَ يَسْتَاْخِرُ ، اِسْتِيْخَارٌ : پیچھے رہ جانا (X)

اردو میں : تاخیر، مؤخر، آخری

وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ - اور نہ ہی آگے ہوں گے

اِسْتَقْدَمَ يَسْتَقْدِمُ ، اِسْتِقْدَامٌ : آگے بڑھ جانا (X)

اردو میں : قدم، خیر مقدم، اقتداء، استقدام

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَ تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ (۶۲)

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ -اور وہ بناتے ہیں اللہ کے لیے

مَا يَكْرَهُوْنَ - وہ جس کو وہ (خود) ناپسند کرتے ہیں

كَرِهَ يَكْرَهُ ، كَرْهًا :ناپسند کرنا

وَ تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ - اور بیان کرتی ہیں ان کی زبانیں جھوٹ

وَصَفَ يَصِفُ ، وَصْفًا :بیان کرنا

اَ لْسِنَة ، لِسَانٌ کی جمع (زبانیں)

اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى - کہ یقیناً ان کے لیے ہے بھلائی

لَا جَرَمَ - کوئی شک نہیں

لَا جَرَمَ :بے شک، یقیناً۔حقًّا، کا ہم معنی ہے

اَنَّ لَهُمُ النَّارَ - ان کے لیے ہے آگ

وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ - اور یہ کہ وہ سب سے پہلے ڈالے جائیں گے (اس میں)

(ف ر ط)

أَفْرَطَ يُفْرِطُ ، إفراطً : سب سے پہلے بھیجنا، قول یا فعل میں حد سے تجاوز کرنا (۱۷)

اردو میں : افراط (تجاوز)، تفریط (پیچھے رہ جانا۔ کمی) - افراط و تفریط (کمی بیشی)

اردو لفظ ' افراتفری ' افراط و تفریط سے بگڑ کر بنا ہے بمعنی بدانتظامی

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا
يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ۗ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾

اگر کہیں اللہ لوگوں کو اُن کی زیادتی پر فوراً ہی پکڑ لیا کرتا تو روئے زمین پر کسی متنفس کو نہ چھوڑتا لیکن وہ سب کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیتا ہے، پھر جب وہ وقت آ جاتا ہے تو اس سے کوئی ایک گھڑی بھر بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا، آج یہ لوگ وہ چیزیں اللہ کے لیے تجویز کر رہے ہیں جو خود اپنے لیے اِنہیں ناپسند ہیں، اور جھوٹ کہتی ہیں اِن کی زبانیں کہ اِن کے لیے بھلا ہی بھلا ہے اِن کے لیے تو ایک ہی چیز ہے، اور وہ ہے دوزخ کی آگ ضرور یہ سب سے پہلے اُس میں پہنچائے جائیں گے

Were Allah to take people to task for their wrong-doing, He would not have spared even a single living creature on the face of the earth. But He grants them respite until an appointed term. And when that term arrives, they have no power to delay it by a single moment, nor to hasten it.
They assign to Allah what they dislike for themselves and their tongues utter a sheer lie in stating that a happy state awaits them. Without doubt the Fire awaits them and it is to it that they shall be hastened.

محمد اقبال

وَلَوۡ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلۡمِهِمۡ مَّا تَرَكَ عَلَيۡهَا مِنۡ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنۡ يُّؤَخِّرُهُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ لَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۶۱﴾

مطالبہ عذاب کا جواب اور آپ ﷺ کو تسلی

- قریشِ مکہ آپ ﷺ سے یہ بار بار مطالبہ کرتے تھے کہ اگر واقعی نافرمانوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا کرتا ہے تو ہماری نافرمانیاں تو واقعی اس قابل ہیں کہ ان پر عذاب آئے، تو وہ عذاب آخر کیوں نہیں آ رہا، کہاں رک گیا ہے؟
- عذاب کے اس مطالبے کا جواب دیا جا رہا ہے کہ یہ اللہ کا طریقہ نہیں ہے، کسی فرد یا کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کی گرفت یا اس کے عذاب کا ایک قانون ہے۔ عذاب ہمیشہ اس قانون کے مطابق آتا ہے، اور وہ قانون یہ ہے:

> اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک وقتِ معین تک مہلت دیتا ہے اور اس مقررہ وقت کے آنے سے پہلے عذاب کبھی نہیں آتا چاہے عذاب مانگنے والے کتنی جلدی مچائیں۔ اس وقتِ مہلت میں اپنے ضمیر کی آواز سے یا خارجی تنبیہات سے چوکنا ہو جس کو توبہ واصلاح کرنی ہو وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر توبہ واصلاح کر لے ورنہ اپنا پیمانہ اچھی طرح بھر لے

- دورانِ مہلت نہ پکڑنا جس طرح اللہ نے اپنے اوپر لازم کیا ہے اسی طرح اس نے یہ بھی اپنے اوپر لازم کیا ہے کہ مہلت ختم ہونے کے بعد وہ لوگوں کو ضرور پکڑے گا
- زمین پر زندگی کی بقاء کی مصلحت، ظالموں کو دنیاوی سزا دینے کی مصلحت سے زیادہ اہم ہے (اس لیے ہم بعض اوقات دیکھتے ہیں کہ ظالم لوگ اپنے ظلم کے باوجود عیش میں ہوتے ہیں)

اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ - قسم اللہ کی یقیناً ہم نے رسول بھیجے

تَ : حرفِ قسم

اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ - ان قوموں کی طرف جو تم سے پہلے تھیں

اُمَم ، اُمَّةٌ کی جمع (قومیں)

فَزَيَّنَ لَهُمُ - پھر مزیّن کیا ان کے لیے

زَيَّنَ يُزَيِّنُ ، تَزْيِيْنٌ : خوش نما بنانا، مزین کرنا (II)

اردو میں : مزین، زینت، تزئین، زین

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ - شیطان نے ان کے اعمال

فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ - تو وہی ان کا سرپرست ہے آج

وَلِیّ : دوست، مددگار، ساتھی، کارساز، سرپرست

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ - اور ان کے لیے ہے دردناک عذاب

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ - اور نہیں نازل کی ہم نے تم پر یہ کتاب

اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ - مگر اس لیے آپ واضح کردیں ان کے لیے

بَيَّنَ يُبَيِّنُ ، تَبْيِيْنٌ : کھول کر بیان کرنا (II)

الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ - وہ باتیں جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں

وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ‌ ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۶۵﴾

وَهُدًى وَّرَحۡمَةً - اور ہدایت اور رحمت ہے (یہ)

لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ - ان لوگوں کے لیے جو مومن ہیں

وَاللّٰهُ اَنۡزَلَ - اور اللہ نے اتارا (برسایا)

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً - آسمان سے پانی

فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ - پھر اس نے زندہ کیا اس سے زمین کو

بَعۡدَ مَوۡتِهَا - اس کی موت کے بعد

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً - بیشک اس میں بڑی نشانی ہے

لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ - ان لوگوں کے لیے جو سنتے ہیں۔

اَحۡيٰى يُحۡيِىۡ ، اِحۡيَآءٌ : زندہ کرنا (۱۷)

اردو میں : حیات، حیّ، تحیات، حیوان

تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي
اخْتَلَفُوا فِيهِ ۙ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٦٤﴾ وَاللَّهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٦٥﴾

خدا کی قسم، اے محمدؐ، تم سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں (اور پہلے بھی یہی ہوتا رہا ہے کہ) شیطان نے اُن کے برے کرتوت اُنہیں خوشنما بنا کر دکھائے (اور رسولوں کی بات انہوں نے مان کر نہ دی) وہی شیطان آج اِن لوگوں کا بھی سرپرست بنا ہوا ہے اور یہ دردناک سزا کے مستحق بن رہے ہیں، ہم نے یہ کتاب تم پر اس لیے نازل کی ہے کہ تم اُن اختلافات کی حقیقت اِن پر کھول دو جن میں یہ پڑے ہوئے ہیں یہ کتاب رہنمائی اور رحمت بن کر اتری ہے اُن لوگوں کے لیے جو اِسے مان لیں، (تم ہر برسات میں دیکھتے ہو کہ) اللہ نے آسمان سے پانی برسایا اور یکایک مردہ پڑی ہوئی زمین میں اُس کی بدولت جان ڈال دی یقیناً اس میں ایک نشانی ہے سننے والوں کے لیے

By Allah, (O Muhammad), We sent Messengers to other communities before you but Satan made their evil deeds attractive to them (so they paid no heed to the call of the Messengers). The same Satan is their patron today and they are heading towards a painful chastisement.

We have sent down the Book that you may explain to them the truth concerning what they are disputing and that the Book may serve as a guidance and mercy for those who believe in it.

Allah sends down water from the heaven, and thereby He instantly revives the earth after it lay dead. Verily there is a sign in it for those who have ears.

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مزید تسلی

- قریش مکہ کی مخالفتوں اور ان کی ہدایت کو قبول نہ کرنے کے رویئے نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت آزردہ کر رکھا تھا، آپ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ آپ کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ تاریخ مذہب کا پہلا واقعہ نہیں ہے، ہر دور میں بگڑی ہوئی امتوں نے ہمارے رسولوں کے ساتھ ایسا ہی رویہ اختیار کیا۔ لیکن نتیجہ سب کو معلوم ہے کہ رسولوں کی دعوت غالب آئی اور کفر شکست کھا گیا یا کافر عذاب کا شکار ہوئے تو آپ کی دعوت اور مشن کو بہرحال غالب آنا ہے۔ یہ مشکلات وقتی ہیں، گزر جائیں گی اور اس کے بعد کامیابیوں کا سورج طلوع ہوگا۔
- آپؐ کی دلآویز شخصیت، آپؐ کی زبان کی تاثیر، اور قرآن کریم کے اعجاز کے باوجود یہ اپنی ضد اور انکار پر قائم ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ قوم اپنے جامد نظریات و عقائد پر جمی ہوئی ہے (اور اسی قوم کے اعتقادات کی اصلاح کرنا ہمیشہ مشکل ترین کام رہا ہے)
- شیطان ایسے لوگوں کو ان کے اعتقادات نہایت خوبصورت، نہایت قابل قبول اور نہایت مفادات کی پاسبانی کرنے والے بنا کر وہ پیش کرتا ہے اور انھیں یقین دلا دیتا ہے کہ یہی تمہارے اعتقادات ہیں جن سے تمہاری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں استحکام بھی ہے اور حسن بھی۔ اگر تم نے انھیں چھوڑ دیا اور پیغمبر کی دعوت کے مطابق نئے خیالات اختیار کر لیے تو تم بے دین ہو جاؤ گے۔ اپنی آباؤاجداد کے دین سے بیگانہ ہو جاؤ گے۔ تمہاری قوم میں انتشار پیدا ہو جائے گا
- سابقہ اقوام نے بھی اسی تزئین اعمال و عقائد کے فتنے سے ٹھوکر کھائی اور اب یہ قریش مکہ بھی اسی فتنے کی زد میں ہیں اور شیطان سابقہ امتوں کی طرح آج ان کا بھی ولی ہے، لیکن آپ اطمینان رکھئے، کامیابی انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا مقدر ہے۔

وَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَہُمُ الَّذِی اخۡتَلَفُوۡا فِیۡہِ ۙ وَ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶۴﴾

نبی کریم ﷺ کی کی منصبی ذمہ داری

- آپ ﷺ کی منصبی حیثیت کو دو حوالوں سے واضح کیا گیا ہے ، ایک حیثیت یہ کہ آپ ﷺ یقیناً اللہ تعالیٰ کے رسول بن کے آئے ہیں، آپ پر اتاری گئی کتاب ، ہدایت کی کتاب ہے جو زمین و آسمان کے درمیان آخری رابطہ ہے۔ اس کے بعد کوئی کتاب آکر انسانوں کو یہ نہیں بتائے گی کہ اللہ تعالیٰ تم سے کیا چاہتا ہے، وہ کن باتوں میں راضی ہے اور کن باتوں پر ناراض ہو جاتا ہے
- آپؐ اس کتاب کے پیغمبر، رسول، مناد اور مبلغ ہیں تو آپ کا کام صرف یہ ہے کہ آپ یہ کتاب انسانوں تک پہنچا دیں۔ اس کی تعلیم دیں، اسے سمجھا دیں، اس کے مبہمات کو کھولیں، اس کے اجمالات کی وضاحت کریں، اس کی مشکلات کو آسان کریں، اس کی تھیوری کو عملی شکل میں ڈھال دیں (اور یہ کام آپ نے بہترین انداز مین کر دکھایا)
- اب لوگ اس کو قبول کرتے ہیں یا نہیں، آپ سے اس کا نہ پوچھا جائے گا، اس کی ذمہ داری خود لوگوں پر آ گئی ہے
- آپ ﷺ کی دوسری حیثیت (پہنچا دینے کے علاوہ) یہ بھی ہے کہ اس کتاب کے متن کی تعلیم اور اس کے لیے ضروری تشریحات اور اس حوالے سے پیدا ہونے والے اعتراضات کا جواب اور لوگوں کے اختلافی امور کا حل اور اس میں قول فیصل اور صراط مستقیم کا تعین یہ صرف اور صرف آپ کی ذات سے متعلق ہے۔ جس طرح یہ آخری کتاب ہے ، اسی طرح آپؐ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپؐ کی ذات اللہ تعالیٰ کا رسول ہونے کی وجہ سے دین کا آخری نمونہ اور اسوہ حسنہ ہے۔ کا ہر فیصلہ آخری فیصلہ ہے اور آپ کا ہر قول، قول فیصل اور قول محکم ہے، جس طرح اس کتاب سے انحراف کفر اور گمراہی ہے اسی طرح آپ ﷺ کی ذات سے انحراف بھی گمراہی ہے، ہدایت آپؐ کی ذات اور قرآن سے ملے گی، کیونکہ آپ کی ہی ذات سیر تا پا ہدایت ہے۔ اسی ہدایت جو قبول کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اترتی ہے، اس پر وہی ایمان لائے گا جو اس رحمت کا مستحق ہے

اضافی مواد

Reference Material

سُوْرَۃُ النَّحْل

رکوع 7/8 - آیات 51 تا 65)

- اللہ کی مسلسل اطاعت کا حکم (ہر وقت اور ہر معاملے میں اللہ ہی کی اطاعت)
- انسان کو ہر نعمت اللہ ہی عطا فرماتا ہے۔ انسان کی ہر تکلیف اللہ ہی دور کرتا ہے
- اس کی نافرمانی کرنا احسان فراموشی اور اس کی اطاعت کرنا ہی احسان مندی ہے (مصاہب سے نجات پا کر لوگوں کا شرکِ ربوبیت، اللہ کی نعمتوں کی ناشکری ہے)
- اللہ کے عطا کردہ رزق میں سے غیر اللہ کا حصہ مقرر کرنا، اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے
- شرک کا فکری اور نظریاتی فساد۔ کائنات کے مالک اور خالق کے لیے بیٹیاں تجویز کرنا اور اپنے لیے عار سمجھنا
- اللہ کی دی ہوئی مہلت کی ایک حکمت اور سبب یہ کہ اس کے ہاں ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے
- یہ مقررہ وقت ایک لمحے کے لیے بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا
- ظالم انسانوں کا قابلِ مواخذہ قرار پانا، خود ان کے عمل کا نتیجہ ہے
- نبی کریم ﷺ کے منصبِ رسالت کی وضاحت ۔ اگر لوگ اپنے رسوم و رواج، اپنی خوہشات، اور غلط طریقوں کو چھوڑ کر آپؐ کی لائی ہوئی ہدایت سے وابستہ ہو جائیں تو اختلافات اور عملی تضادات ختم ہو جائیں

رکوع 7

رکوع 8

اسلام میں بیٹیوں کا مقام اور مرتبہ

- اسلام میں بیٹیوں کا مقام اور مرتبہ اس عظیم مقام کا حصہ ہے جو اس نے عورت کو عطا کیا ہے اور اسلام میں عورت کا جو مقام ہے وہ انسانی معاشرت کی بنیاد ہے۔ بقائے نسلِ انسانی کے لیے بچوں کی تربیت اور نگہداشت کے لیے اولاد کی بہترین تعلیم و تربیت جیسے اہم افعال کے لیے عورت کا کردار بحیثیت ماں بہت ہی اہمیت کا حامل ہے (جس سے اس مرتبے کی اہمیت واضح ہوتی ہے)
- اس بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام نے عورت کو جو حقیقی مقام دیا ہے وہ کسی دوسری قوم، معاشرے اور مذہب نے نہیں دیا
- عورت سے انسانیت کی تکمیل (وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا، ہم نے تمہیں جوڑوں میں پیدا کیا)، عورت اور مرد انسانیت کے دو پہلو ہیں جو مکمل طور پر ایک دوسرے کے ساتھ ہی پوری ہوتی ہیں۔
- عورت کو بطور ماں جو مقام دیا ہے اس کو یوں بیان کیا کہ ""جنت ماں کے قدموں تلے ہے"
- تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا (طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ)
- وہ معاشرتی حقوق دیئے جو انسانی تاریخ میں عورت کو نہیں دیئے گئے (اسے وراثت، شادی، طلاق اور فیصلے کا حق دیا)
- اقتصادی حقوق دیئے، عورت کو اپنی محنت اور میراث کی مکمل ملکیت کا حق دیا
- عورت کی حرمت کی حفاظت کے لیے پردے کی احکام دیئے جس کے پیچھے فکری، معنوی اور اخلاقی حیثیت بھی شامل ہے
- شریکِ حیات کے طور پر شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت، احترام اور انصاف سے پیش آنے کی تعلیمات
- مذہبی حقوق میں عورت کو نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کے انجام دینے کا برابر حق اور شرف عطا کیا

اسلام میں بیٹیوں کا مقام اور مرتبہ

- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " عورتوں کا دستور کے مطابق مردوں پر ویسے ہی حق ہے جیسے مردوں کا عورتوں پر حق ہے اور مردوں کو ان پر ایک منزلت حاصل ہے اور یہ منزل اللہ رب العزت نے مردوں کو عورتوں پر اس لیے عطا فرمائی ہے کہ وہ عورتوں کی نگرانی اور ان کے نان نفقہ کی ذمہ داری بہتر طور پر انجام دیں"
- خطبہ حج الوداع کے اہم موقع پر جب آپ ﷺ نے امت کے رہنمائی کے لیے بہت اہم اور ضروری ہدایات دیں، وہیں پہ فرمایا، "لوگو! عورت کے معاملے میں اللہ تعالی سے ڈرو اور ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔"

بیٹیوں کا خصوصی مقام و مرتبہ:

- اسلام سے پہلے جہالت کے زمانے میں عورت کی کسی بھی حیثیت سے کوئی قیمت نہیں تھی، وہ چاہے کوئی بھی ہو بلکہ عورت کو بچی پیدا ہونے کی شکل میں زندہ درگور کردیا جاتا تھا، قرآنِ کریم میں اس کا ذکر موجود ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآنِ کریم میں بیٹیوں اور بیٹے عطا کرنے کا ذکر فرمایا (يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ - سورۃالشوریٰ : 49) یہاں بیٹی کا ذکر بیٹے پر مقدم رکھا، مفسرین و علمائے کرام کے نزدیک بیٹوں پر بیٹیوں کے ذکر کو مقدم کرنے میں بیٹیوں کی اہمیت و فضیلت کو اجاگر کرنے اور ان کے تئیں مشفقانہ رویہ اختیار کرنے کی تاکید مقصود ہے۔امام ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک اس کی ایک اور حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹیوں کو اس لئے مقدم کیا کیونکہ اہل جاہلیت بیٹیوں کو مؤخر کیا کرتے تھے۔ گویا یہ بیان کرنا مقصود تھا کہ تمہاری طرف سے نظرانداز کی ہوئی یہ حقیر چیز میرے نزدیک ذکر میں مقدم ہے (تفسیر القرآن الکریم —ابن القیم —ج 1، ص: 469)

اسلام میں بیٹیوں کا مقام اور مرتبہ

- **بیٹی کی پیدائش پر افسردہ ہونا کافروں کی صفت** ہے: وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ... اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوش خبری دی جاتی ہے تو اس کا منہ دن بھر کالا رہتا ہے اور وہ غم سے بھرا ہوتا ہے۔ وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے، اس خوش خبری کی برائی کی وجہ سے جو اسے دی گئی۔ آیا اسے ذلت کے باوجود رکھ لے، یا اسے مٹی میں دبا دے۔ سن لو! برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔

- **دورِ جاہلیت میں بیٹی کا زندہ در گور کرنا**، اللہ کے نزدیک ایک انتہائی مذموم اور شنیع فعل۔ وَ اِذَا الْمَوْءدَةُ سُئِلَتْ (التکویر: 8) اور جب زندہ دفن کی گئی (لڑکی) سے پوچھا جائے گا۔ مفسرین کے نزدیک روزِ قیامت، اس فعل کے کرنے والے پر اللہ کے غیض کا یہ عالم ہوگا کہ وہ اس سے یہ بات بھی نہیں کرے گا کہ تو نے لڑکی کو زندہ کیوں دفن کیا؟ بلکہ یہ سوال اس لڑکی سے کیا جائے گا کہ تو بتا تجھے کیوں زندہ در گور کیا گیا؟

- **بیٹی کی فضیلت** : اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا (سورۃ الکھف: 46) مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے ہاں ثواب میں بہتر اور امید کی رو سے زیادہ اچھی ہیں۔ مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقیات صالحات آپ کے رب کے ہاں ثواب میں اور امید کی رُو سے زیادہ اچھی ہیں ۔ الباقیات الصالحات کے بارے میں مفسرین کے ایک سے زیادہ اقوال ہیں، امام عبید بن عمیرؒ (م ۶۸ ہجری) جو کبار تابعین اور مکہ مکرمہ میں موجود تابعین کے ائمہ میں سے تھے، کے قول کے مطابق الباقیات االصالحات سے مراد نیک بیٹیاں ہیں۔ چنانچہ علامہ قرطبیؒ نے آیت شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: نیک بیٹیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے احسان کرنے والے باپوں کے لئے آخرت میں ثواب اور اچھی امید کے اعتبار سے بہتر ہیں

اسلام میں بیٹیوں کا مقام اور مرتبہ

- **بیٹیوں کو ناپسند کرنے کی ممانعت**: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔ لَا تَكْرَهُوا الْبَنَاتِ، فَإِنَّهُنَّ الْمُؤْنِسَاتُ الْغَالِيَاتُ (السلسلة الصحيحة : 3206) بیٹیوں کو نا پسند نہ کرو کیونکہ یہ بہت پیار کرنے والی اور قیمتی چیز ہیں ۔

یہ انتہائی مقامِ افسوس ہے کہ آج دورِ جاہلیت میں ہ بیٹی کو منحوس اور نامبارک سمجھی جانے والی ذہنیت اور قبیح رسم مسلمانوں میں نمایاں طور پر موجود ہے، ہم مسلمانوں کی اکثریت بیٹی کی پیدائش کو اچھا نہیں سمجھتی،اور کئی ایک لحاظ سے ہم دورِ جاہلیت کے علمبرادوں کے ہم پلہ ہیں

- **آپ ﷺ کے نزدیک اپنی بیٹی**: نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی کو اپنا جگر گوشہ قرار دیتے ہوئے بیٹی کی ناراضگی کو اپنی ناراضگی قرار دیا اورفرمایا: فاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فمَن أغْضَبَها أغْضَبَنِي. (صحيح البخاري: 3767)۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے ، جس نے اسے ناراض کیا،اس نے مجھے ناراض کیا۔

- **بیٹیوں کی اچھی پرورش کرنے والا**: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دو بیٹیوں کی پرورش کی تو وہ اور میں جنت میں اس طرح داخل ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں .آپ ﷺ نے کیفیت بتانے کیلیے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا۔ (من عالَ جاريتينِ دخلتُ أنا وَهوَ الجنَّةَ كَهاتينِ وأشارَ بأصبُعَيْهِ (صحيح مسلم :2631)

اسلام میں بیٹیوں کا مقام اور مرتبہ

بیٹیوں کی اچھی پرورش کرنے والا:

- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی کے پاس تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو جنت میں ضرور داخل ہوگا" عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم قَالَ: "لاَ يَكُونُ لأَحَدِكُمْ ثَلاَثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلاَثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ"(سنن الترمذي،باب ما جاء في النفقة على البنات والأخوات، (3/ 382)
- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دو بیٹیوں کی پرورش کی تو وہ اور میں جنت میں اس طرح داخل ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں. آپ ﷺ نے کیفیت بتانے کیلئے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا۔ (من عالَ جاريتينِ دخلتُ أنا وهوَ الجنَّةَ كَهاتين وأشارَ بأصبُعَيْهِ (صحيح مسلم :2631)
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص لڑکیوں کی پرورش سے دوچار ہو، پھر ان کی پرورش سے آنے والی مصیبتوں پر صبر کرے تو یہ سب لڑکیاں اس کے لیے جہنم سے آڑ بنیں گی"عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم: "مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ"(سنن الترمذي،باب ما جاء في النفقة على البنات والأخوات(3/ 383)
- "جس شخص نے اپنی بیٹی کو زندہ در گور نہیں کیا، نہ ہی اُس کو ذلیل سمجھا اور نہ ہی بیٹے کو اُس پر مقدم کیا تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائیں گے۔" (سنن ابی داؤد)
- "جس شخص کے یہاں دو بیٹیاں پیدا ہوئیں اور جب تک وہ اُس کے پاس رہیں اُس نے اُن کے ساتھ بھلائی کی، تو یہ اُس کو جنت میں لے جائیں گی۔" (مستدرک حاکم)

اسلام میں بیٹیوں کا مقام اور مرتبہ

- سابقہ سلائڈ میں مذکور 4 احادیث کا مضمون اس بات کی دلیل ہے کہ بیٹیوں کی کفالت کا ثواب بیٹوں کی کفالت کے ثواب سے زیادہ ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹوں کی کفالت کے بارے میں ایسی کسی بات کا ذکر نہیں فرمایا
- تین اور دو بیٹیوں (یا بہنوں) کے ساتھ احسان کرنے والی احادیث کے ضمن میں علمائے احادیث نے بیان کیا ہے کہ بلاشبہ مذکورہ بالا ثواب صرف ایک بیٹی کے ساتھ احسان کرنے والے کو بھی حاصل ہو جاتا ہے (جیسا کہ بعض احادیث میں آیا ہے)، حافظ ابن حجر نے صحیح بخاری کی مشہورِ زمانہ شرح (فتح الباری) میں اسی رائے کا اظہار کیا ہے
- بیٹیوں کے ساتھ احسان کا مطلب: یہ ہے کہ اس نے انہیں کھلایا، انہیں پلایا اور انہیں پہنایا، ان کو بڑا کرنے اور ان کی تعلیم و تربیت کے معاملات میں جو مشکلات اور سختیاں آئیں انہیں خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور ان پر صبر کیا، بیٹیوں پر اخراجات کیے انہیں آداب سکھائے،ان پر شفقت کی ، ان کی شادیاں کیں (یہ سب اوصاف "احسان" میں شامل ہیں)فتح الباری، حافظ ابن حجر
- بیٹی اللہ کا انمول تحفہ ہے، اسلام ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ بچی کی پیدائش کو منحوس نہ سمجھا جائے بلکہ اس پر شکر ادا کرتے خوش ہونا چاہیے، اس کا اچھا اسلامی نام رکھا جائے، اس کی تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے، عمدہ تعلیم سے آراستہ کیا جائے، گھریلو کام کاج کا خوگر بنایا جائے، نسبت اچھی قائم کی جائے، نکاح جلدی کیا جائے، عزت و احترام اور پیار و محبت کا رشتہ ہمیشہ قائم رکھا جائے، اس کی ضرورتوں کو جہاں تک ممکن ہو پورا کیا جائے۔

اسلام میں بیٹیوں کا مقام اور مرتبہ

- بیٹی اور بیٹے دونوں کی ولادت پر مبارکباد دی جائے: امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں "آدمی کے لیے جائز نہیں، کہ بیٹے کی (پیدائش پر) مبارک باد دے اور بیٹی کی (پیدائش پر) مبارک باد نہ دے، بلکہ وہ یا تو دونوں کی (پیدائش پر) مبارک باد دے یا دونوں پر نہ دے، تاکہ وہ طریقہ جاہلیت سے بچ جائے، کیونکہ ان کی اکثریت بیٹے کی (پیدائش پر) مبارک باد دیتی تھی اور بیٹی کی ولادت کی بجائے اس کی وفات پر مبارک باد دیتی تھیں" [وَلَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ أَنْ يُهَنِّئَ بِالْابْنِ وَلَا يُهَنِّئَ بِالْبِنْتِ، بَلْ يُهَنِّيءُ بِهِمَا أَوْ يَتْرُكُ التَّهْنِئَةَ لِيَتَخَلَّصَ مِنْ سُنَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَإِنَّ كَثِيْرًا مِنْهُمْ كَانُوْا يُهَنَّئُوْنَ بِالْابْنِ، وَبِوَفَاةِ الْبِنْتِ دُوْنَ وِلَادَتِهَا]، تحفة المودود في أحكام المولود
- بیٹی کی رضامندی کے بغیر نکاح کا نہ کرنا۔ کسی باپ کو بیٹی کی رضامندی کے بغیر اس کا نکاح نہ کرنا چاہیے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "بیوہ کا نکاح اس کا حکم لیے بغیر نہ کیا جائے اور دوشیزہ کا نکاح اس کی اجازت لیے بغیر نہ کیا جائے، (صحابہؓ نے) کہا، اسکی اجازت کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "یہ کہ وہ خاموش رہے"[لاَ تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلاَ تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ " . قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ " أَنْ تَسْكُتَ]
- امام بخاریؒ نے اس پر لکھا کہ اگر بیٹی کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف کیا تو یہ نکاح مردود ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے ایسے نکاح فسخ کروادیئے اگر عورت وہ نکاح پسند نہ کرے (لیکن اس کے برعکس بیٹی کو بھی ولی کے بغیر رشتہ نہ کرنا چاہیے)

اسلام میں بیٹیوں کا مقام اور مرتبہ

- ہدیہ میں بیٹی کا بیٹے کے برابر حصہ : جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس طرح کا واقعہ سامنے آیا جب کسی صحابی نے صرف ایک بیٹے کو تحفہ دیا اور دیگر کو نہ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا " فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ ۔ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔ (متفق علیہ)
- بیٹی کا وراثت میں حصہ : اسلام نے دیگر تمام اقوام و مذاہب کے برعکس وراثت میں عورت (بیٹی) کا قانونی حصہ رکھا ہے جس سے اس کو محروم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ البتہ بیٹے کے مقابلے میں بیٹی کے حصے پر جو اعتراضات کیے جاتے ہیں وہ اسلامی معاشرت میں اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داریاں اور حقوق و فرائض رکھے ہیں ان کو نہ سمجھنے کی بنا پر ہیں۔ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ بیٹی کا حصہ بیٹے کے مقابلے میں نصف ہے لیکن زیادہ درست بات یہ ہے کہ بیٹی کا حصہ ایک معیار ہے اور بیٹے کو اس سے دوگنا اس لیے دیا جاتا ہے کہ اسلام نے ساری عائلی، معاشرتی اور مالی ذمہ داریاں مرد پر ڈالی ہیں اور کوئی ذمہ داری عورت پر نہیں ڈالی
- بیٹی کی عزت و تکریم : کی سب سے اعلیٰ مثال خود نبی کریم ﷺ نے قائم فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے چار بیٹیوں سے نوازا تھا۔ حضرت زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنھن ہیں۔ آپ ﷺ اپنی بیٹیوں کے ساتھ بہت محبت سے پیش آتے تھے، آپ ﷺ ان کے عائلی معاملات کی طرف پوری توجہ فرماتے ۔ سنن ترمذی میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب فاطمہ آپ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوتی تو آپ ﷺ اٹھ کر استقبال کرتے، بوسہ لیتے اور اپنے پاس بٹھاتے اور اگر آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو کر خیر مقدم کرتیں، پیشانی چومتیں اور اپنے قریب بیٹھنے کو کہتی تھیں

اسلام میں بیٹیوں کا مقام اور مرتبہ

- آپ ﷺ سفر سے واپس آتے تو ازواج مطہرات کے پاس جانے سے پہلے بیٹیوں کے گھر جاتے
- بیٹی کی وفات پر شدت غم سے آپ ﷺ کے آنسو بہتے رہے ، شدتِ الم و رنج کے باوجود ان کی تجہیز و تکفین کا بندوبست اپنی نگرانی میں کرواتے
- بیٹیوں کی اولاد (نواسے، نواسیوں) سے انتہائی محبت اور شفقت سے پیش آتے (حسنین سے آپؐ کی محبت واضح ہے)
- اسی طرح بیٹیوں کے شوہروں (دامادوں) کے ساتھ بھی آپؐ کا تعلق مثالی تھا،آپؐ نے غزوہ بدر میں قید ہونے والے داماد کو صحابہ کرام کے مشورے کے بعد فدیہ لیے بغیر رہا کر دیا، داماد کو بیٹی کی طرف سے دی جانے والی امان برقرار رکھی اور داماد کی تکریم کا حکم دیا۔ داماد کو تجارتی قافلے کا مال واپس کر دیا

اسلام میں بیٹیوں کا مقام اور مرتبہ

- بیٹی کی نسبت سے ہمارے معاشرے کی خلافِ اسلام رسومات
- بیٹی کو منحوس سمجھنا : یہ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ بیٹی کو منحوس اور نامبارک سمجھی جانے والی زمانۂ جاہلیت کی قبیح اور بری رسم آج ہم مسلمانوں میں در آئی ہے، ہم مسلمانوں کی اکثریت بیٹی کی پیدائش کو اچھا نہیں سمجھتی، اُس سے تنگ دل ہوتی ہے، اُس کو بوجھ سمجھتی ہے، اور اُس کو انتہائی حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے
- بیٹی سے تفریق کا رویہ : ہمارے معاشرے میں بیٹی کے ساتھ تفریق کا رویہ عام ہے ، بیٹیوں کی پیدائش، ان کی پڑھائی کے معاملے میں، انہیں عطیہ و تحائف دینے میں ، عام برتاؤ میں ، نکاح کے معاملات میں ، وراثت میں ہر جگہ اسلامی تعلیمات کے خلاف عمل کیا جاتا ہے اور اس بات کی پروا نہیں کی جاتی کہ اس ضمن میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں اور آپ ﷺ کا اسوۂ مبارک کیا ہے؟
- ہمارے معاشرے میں اس ضمن میں سب سے بڑی خلاف ورزی عورتوں کو وراثت سے محروم کرنا ہے، ایسا نہیں ہے کہ اس میں جاہل اور اَن پڑھ طبقہ ہی ملوث ہے بلکہ اچھے خاصے دیندار لوگ بھی اس جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں مختلف حیلوں اور بہانوں سے ماں، بہن اور بیٹی کو میراث سے محروم کردیا جاتا ہے۔ اس کے لیے مختلف علاقوں میں مختلف رسوم اور جواز گھڑ لیے گئے ہیں

اسلام میں بیٹیوں کا مقام اور مرتبہ

- بیٹی کی نسبت سے ہمارے معاشرے کی خلافِ اسلام رسومات
- اسلام میں بیٹی کو اتنی اہمیت سے نوازا گیا ہے تو ہمارے معاشرے میں اسے وہ عزت و اہمیت کیوں حاصل نہیں اور اس ضمن میں دورِ جاہلیت کی رسوم کیوں رائج ہیں ہمارے معاشرے میں ؟
- اس کا صاف اور واضح جواب یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کا نفوذ ہماری معاشرت ، رسوم و رواج، خاندانی نظام اور انفرادی سطح پر نہیں ہو سکا، ہم قرآن کی لائی ہوئی تعلیمات اور نبی اکرم ﷺ کے لائے ہوئے حقیقی دین سے کہیں دور ہیں، آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو ہم نہ انفرادی حیثیت میں اپنا سکے اور نہ سماجی و معاشرتی حیثیت میں
- اسلامی نظام حیات لوگوں کی زندگیاں سنوارنے کے لیے نازل کیا گیا لیکن اگر اس (کی تعلیمات) کو دل و جان سے قبول نہیں کیا اور اپنی روزمرہ زندگی میں داخل نہیں کیا تو نہ صرف یہ کہ ہم اس کی فیوض و برکات سے محروم رہیں گے بلکہ اس کی جگہ جاہلیت اور دوسری اقوام کے طور طریقے رواج پائیں گے جس سے معاشرے میں انحراف، دین سے دوری، اور فساد در آئیں گے اور اس وقت ہمارے معاشرے کی بالکل یہی صورتحال ہے

مانگتے پھرتے ہیں اغیار سے مٹی کے چراغ

اپنے خورشید پہ پھیلا دیے سائے ہم نے